سوال

(294)اراضی کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علی پو سے مختاراں مائی لکھتی ہیں کہ مجھے باپ کی طرف سے 6۔ایکڑزمین ملی تھی میں نے اسے فروخت کر کے کچھ رقم فریضہ حج کےلیے رکھ لی ہے اورکچھ رقم اپنے تین بے روزگار بیٹوں کودینا چاہتی ہوں اب بتایا جائے کہ مجھے یہ رقم تمام بیٹوں میں مساویانہ تقسیم کرنی چاہیے یااسے تقسیم کرنے میں مجھے اختیار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے انسان کودنیا میں خود مختار بنا کر بھیجا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عطاکردہ نعمتوں کو جیسے چاہے استعمال کر سکتا ہے مال جائیداد بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس میں بھی شرعی حدود کا خیال رکھتے ہوئے جائز تصرف کرنے کی اجازت ہے اس بنا پر اپنی کسی ضرورت کےلیے اسے فروخت بھی کیا جا سکتا ہے اور کسی کواس کی ضرورت کے پیش نظر کچھ حصہ دیا بھی جا سکتا ہے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :"ہر صاحب جائیداد اپنی جائیداد میں تصرف کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے وہ جیسے چاہے استعمال کر سکتا ہے۔(سنن بیہقی 2:178)

البتہ اس تصرف کےلیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے

(1)یہ تصرف کسی ناجائز اور حرام کےلیے نہ ہو۔

(2)جائز تصرف کرتے وقت کسی وارث کو محروم کرنا مقصود نہ ہو۔

(3)اگر یہ تصرف بطور ہبہ اولاد کےلئے ہے تو نرینہ اور مادینہ اولاد کے ساتھ مساویانہ سلوک کیا جائے۔

(4)اگر یہ تصرف بطور وصیت عمل میں آئے تو کل جائیداد کے 3/1 سے زائد نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی یہ وصیت کسی شرعی وارث کےلیے ہو شرائط بالا کو سامنے رکھتے ہوئے والدین اپنی جائیداد کو ضروریات کےلیے فروخت بھی ک سکتے ہیں اور ضرورت منداولاد کو بھی دے سکتے ہیں البتہ بطور عطیہ اگر اولاد کو کچھ دینا چاہیں تو اس لڑکی اور لڑکے کی تمیز کیے بغیر تمام سے مساویانہ برتاؤ کرنا ہوگا جیسا کہ حدیث میں اس مسئلہ کو بڑی تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے صورت مسؤلہ میں اگر سائلہ نے اپنی جائیداد فروخت کر کے کچھ رقم حج کی ادائیگی کےلیے رکھ لی ہے تووہ ایسا کرنے میں حق بجانب ہے اس طرح اگر اسی نے کچھ رقم اپنے بے روزگار بچوں کو دی ہے تاکہ وہ باعزت طوراپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں

اس کا یہ اقدام بھی درست ہے البتہ برسر روزگار اولاد کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے تاکہ باہمی نفرت و کدورت کی فضا پیدا نہ ہو انہیں بھی کچھ نہ کچھ ضرور دیا جائے تاکہ ماں کی اولاد کے متعلق محبت پر کوئی آنچ نہ آئے ۔ واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:320